بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۰ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۳

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم پنجشنبہ

جلد ۳۰ | ۲۳ ماہ شہادت ۱۳۲۱ہش | ۶ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ | ۲۳ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۹۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک کھانسی کی تکلیف ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت میر قاسم علی صاحب کا جنازہ بہت بڑے مجمع کے ساتھ پڑھایا۔ نعش کو کندھا دیا۔ مقبرہ بہشتی تک ساتھ تشریف لے گئے۔ حضرت میر صاحب کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب سمیت دعا فرمائی۔ احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

آج دوپہر ماسٹر علی محمد صاحب نے اپنے لڑکے میاں عبدالسلام صاحب ایم اے کی دعوت ولیمہ دی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی شریک ہوئے۔ اور دعا فرمائی۔ گیانی عباد اللہ صاحب اور حافظ محمد عمر صاحب ... [illegible]

روزنامہ الفضل قادیان — ۶ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق" کی وفات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مخلص مرید اور بہادر سپاہی جس نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنی ساری زندگی خدمت دین میں صرف کر دی جس نے منکرین اسلام اور احمدیت سے معرکۃ الآراء مقابلے کئے اور جو کسی میدان میں اترنے سے کبھی نہ جھجکا۔ اپنی طبعی عمر پا کر فوت ہو گیا۔

اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون

جناب میر قاسم علی صاحب رضی اللہ عنہ کو خدا تعالیٰ نے جہاں پُرزور اور مرعوب کُن تحریر کا ملکہ عطا کر رکھا تھا۔ وہاں مؤثر اور دلچسپ تقریر کرنے کی قابلیت بھی بخشی تھی۔ اور انہوں نے ان دونوں قابلیتوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کیا۔ اور آخری دم تک خرچ کیا۔

باوجود اس کے کہ جناب میر صاحب کی عمر ستر سال کے قریب تھی۔ عام طور پر ان کی صحت بہت اچھی تھی۔ آخر ایک معمولی سا واقعہ موت کا باعث بن گیا۔ ۲۶ مارچ کو مسجد نور میں مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے گئے تو اس کے چھوٹے سے زینہ کی چھوٹی چھوٹی سیڑھیوں سے پاؤں پھسل گیا۔ اور سینہ میں ایسی چوٹ لگی۔ کہ دو پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ چند دن تک اسے معمولی درد سمجھا گیا اور معمولی علاج کیا گیا۔ لیکن جب قریب رسیدہ حصہ کی حالت بگڑنے لگی۔ اور درد کی تکلیف بڑھ گئی۔ تو حضرت میر محمد اسماعیل صاحب سے تشخیص کرائی گئی۔ اور اس وقت سے خطرہ کا پوری طرح احساس ہوا۔ اور علاج معالجہ میں پوری کوشش کی گئی۔ مگر حالت بگڑتی گئی۔ اور ۲۱-۲۲ اپریل کی رات کو انہوں نے جان دے دی۔

جناب میر صاحب نے سالہا سال تک کئی ایک مقررہ وقت پر شائع ہونے والے اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ سلسلہ کی خدمت کی۔ اور اب بھی اخبار "فاروق" خود ہی ایڈٹ کرتے تھے۔ علاوہ ازیں آپ نے بہت سی کتابیں بھی لکھیں۔ جو نہ صرف احمدیت کے اندرونی اور بیرونی مخالفین کے لئے بلکہ اسلام کے معاندین کے مقابلہ کے لئے بھی کاری حربہ ہیں۔ چونکہ جناب میر صاحب کا طرز تحریر شگفتہ۔ دلائل برجستہ۔ انداز گفتگو عام فہم اور دلچسپ تھا جس میں مزاح کی چاشنی بھی ہوتی تھی۔ اس لئے ان کی تحریر و تقریر نہ صرف جماعت میں بلکہ دوسروں میں بھی قبولیت حاصل کر لیتی تھی۔ سلسلہ تالیف و تصنیف میں ان کا یہ کارنامہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ کہ انہوں نے سالہا سال کی محنت اور کوشش سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ اشتہارات جمع کر کے کتابی شکل میں شائع کئے۔ جو آپ وقتاً فوقتاً شائع فرماتے رہے۔ اور اس طرح دینی حقائق و معارف اور احمدیت کی ابتدائی تاریخ کو محفوظ کر دیا۔

سلسلہ کے لٹریچر کو محفوظ رکھنے کا میر صاحب کو بہت شوق تھا۔ اور اس کے لئے وہ خاص اہتمام رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی حتی الامکان مخالفین کی کتب وغیرہ فراہم کرنے میں لگے رہتے تھے۔ اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کی ذاتی لائبریری بہت قیمتی اور ضروری کتب وغیرہ پر مشتمل تھی۔

چند سال ہوئے جب آپ کی اہلیہ صاحبہ نے وفات پائی۔ تو اس کا ان کے آرام و سکون صحت و تندرستی۔ تحریر و تقریر پر بہت اثر پڑا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک لمبے عرصہ سے جس طرز زندگی کے وہ عادی تھے۔ اس میں بہت بڑا انقلاب آگیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کی اہلیہ صاحبہ خدا تعالیٰ کی بیش از بیش رحمتیں ان پر نازل ہوں۔ نہایت مخلص۔ نہایت سلیقہ شعار۔ نہایت منتظم اور جناب میر صاحب کی نہایت خدمت گزار خاتون تھیں ان کی موجودگی میں میر صاحب مرحوم کو اولاد کے نہ ہونے کا بھی کوئی خاص احساس نہ تھا۔ چنانچہ ان کی زندگی میں باوجود کوئی اولاد نہ ہونے کے دوسری شادی نہ کی۔ لیکن ان کی وفات کے بعد خانگی زندگی میں بالکل تنہائی اور ضروریات زندگی کے حصول میں مشکلات کو انہوں نے بہت سختی سے محسوس کیا۔ اور گو دوستوں اور ہمدردوں کے مجبور کرنے پر انہوں نے دوسری شادی کر لی۔ لیکن ان کی صحت کو جو دھکا لگ چکا تھا۔ اس نے انہیں پنپنے نہ دیا۔ اور آخر کار سفر آخرت کو روانہ ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

غرض آپ کی وفات سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص اور جان نثار صحابہ میں ایک کی اور کمی ہو گئی۔ جماعت احمدیہ کا ایک پرانا اور آزمودہ کار اہل قلم اپنا فرض نہایت شاندار طور پر ادا کر کے ہمیشہ کی نیند سو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کو نہایت فصاحت سے پیش کرنے والا مقرر اٹھ گیا۔ ہر میدان میں سینہ تان کر نکل آنے والا بہادر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں جا لیٹا۔

احباب جماعت دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ جناب میر صاحب کو اپنے مقربین میں شامل کرے۔ ان کے درجات بلند کرے اور اپنی رحمت اور بخشش کی چادر میں انہیں ڈھانپ لے۔

اگرچہ مصلحت ایزدی کے ماتحت جناب میر صاحب کی کوئی جسمانی اولاد موجود نہیں۔ لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جو اپنی خدمات سرانجام دیں۔ اسلام اور احمدیت کی تائید میں کتب۔ اخبار اور رسالے تصنیف کئے۔ وہ رہتی دنیا تک ان کے نام کو زندہ رکھیں گے۔ اور ان سے فائدہ اٹھانے والے جناب میر صاحب کے لئے دعائیں کرتے رہیں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم ارشاد

جماعت کے زمیندار احباب کے لئے

اب جبکہ فصل گندم کی کٹائی شروع ہے۔ اور بہت جلد غلہ نکلنے والا ہے ہم زمیندار احباب جماعت کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ ارشاد یاد دلاتے ہیں۔ جو حضور نے خطرات کے پیش نظر غلہ کا ذخیرہ رکھنے کے متعلق فرمایا اور جو یہ ہے۔

"زمینداروں کو احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور سوائے اس غلہ کے جو فروخت کر چکے ہیں یا معاملہ کے لئے فروخت کریں۔ باقی سب غلہ کا اپنے پاس ذخیرہ رکھیں۔ اور کپڑے لینے کے لئے بھی اسے فروخت نہ کریں۔ . . . . ضرورت کے موقعہ پر کپڑے کے بغیر بھی گزارہ ہو سکتا ہے۔ لیکن غلہ نہ ہو تو گزارہ نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل ۲۹ مارچ)

اخبار احمدیہ

تقرر امیر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پراونشل انجمن صوبہ بہار کے لئے حضرت مولانا مولوی عبد الماجد صاحب کو ۳۰ اپریل ۴۴ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔ صوبہ کی احمدیہ انجمنیں مطلع رہیں۔ ناظر اعلیٰ قادیان

تقرر سیکرٹریان مال (۱) آئندہ کے لئے چودھری عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے کی جگہ چودھری محمد اعظم صاحب کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۳۳۲ ج ب ضلع لائل پور (۲) اور محمد عیسیٰ جان صاحب منیجر کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

درخواست ہائے دعا (۱) جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے کا صاحبزادہ مرزا مبارک احمد ایک عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اور ابھی تک باوجود پوری کوشش اور سعی سے علاج کرنے کے افاقہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ احباب جماعت عزیز کی صحت یابی کے لئے خصوصیت سے دعا کریں (۲) چودھری ہدایت خان صاحب کانجہ گڑھی پیٹ کی خرابی کی وجہ سے دو ہفتہ سے بیمار ہیں (۳) ملک بشیر احمد صاحب مغلپورہ انجینئرنگ کالج سیکنڈ انجینئرنگ ڈگری کا دوسرا امتحان دے رہے ہیں۔ نیز خلیفہ عبد المنان صاحب انجینئرنگ ڈگری کا فائنل امتحان دے رہے ہیں۔ (۴) امیدواران مولوی فاضل اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت (۱) خاکسار کے ماموں چودھری محمد شریف صاحب ۲۰ اپریل کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں محمد اسمٰعیل پی۔ ٹی ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان (۲) منشی محمد علی صاحب سنور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی تھے۔ ۱۷ اپریل بروز جمعہ بعمر ۷۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ احباب ان کی ترقی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نور احمد سنوری قادیان

مجلس ارشاد میں ایک مفید لیکچر

انشاء اللہ ۲۳ اپریل بروز جمعرات مسجد اقصیٰ میں بعد نماز مغرب مولوی عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے کا ایک لیکچر بعنوان "مسلم یونیورسٹی علی گڑھ" ہوگا۔ مستورات کے لئے پردہ کا بھی انتظام ہوگا۔ امید ہے کہ دوست کثرت سے شریک ہونگے۔

سید محمد اسحٰق سیکرٹری مجلس ارشاد قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کرو

"خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی سے پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقعہ ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔" (الوصیت)

تحریک جدید کا ایک اعلان

"تحریک جدید کی قربانیوں" میں حصہ لینے والے "مجاہدین" کے لئے یہ اعلان ہے جو "مجاہد" اپنے وعدہ کو مرکز میں سو فی صدی داخل کرے گا۔ اس کا نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شائع کر دیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ

۳۱ مارچ تک سابقون الاولون میں آنے والوں کی فہرست عنقریب اخبار میں شائع کی جائیگی۔ وہ جنہوں نے ابھی اپنے وعدوں کو پورا نہیں کیا۔ انہیں چاہیئے کہ اسی ماہ میں ادا کر دیں۔ ورنہ یہ کوشش کریں۔ کہ ۳۱ مئی سے پہلے ادا ہو جائے۔ کیونکہ "تحریک جدید" نے مئی کے بعد قسط ادا کرنا ہے۔ پس آج سے ہی اس کے لئے ماحول پیدا کریں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

زمینِ قادیاں

اے زمینِ قادیاں تیرا بڑا ہے مرتبہ
تیرے ذرّوں میں ملوں میں میرا کیا ہے مرتبہ

تھے ترے ذرّے کبھی پہلے حقیر ذرّات کے
دوست کے نقشِ قدم سے بڑھ گیا ہے مرتبہ

یہ زمیں بھی ہو رہی ہے اب مدینۃ المسیح
مسجد نبوی کے سائے سے ملا ہے مرتبہ

اس میں ہے اک مولوی اس میں خلیفۃ المسیح
قادیاں کے آگے کیا لاہور کا ہے مرتبہ

خاک اڑانے سے کبھی چھپتا نہیں ہے آفتاب
مرتبہ والوں کا ناداں کب گھٹا ہے مرتبہ

جتنا جتنا ہو رہا ہے قادیاں کے وہ قریب
اتنا اتنا ہر کسی کا بڑھ رہا ہے مرتبہ

میں بھی روشن ہوں اسی کے نور سے گو دور ہوں
قادیاں کے ساکنوں کا پر جدا ہے مرتبہ

گفتگو اچھی سہی لیکن عمل بھی ہے کوئی
مفت اے تنویر تو نے پا لیا ہے مرتبہ

تنویر

مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر غیر مبایعین سے مناظرہ

دعوے میں نہیں بلکہ تسمیہ میں تبدیلی

۱۵- فروری اور ۲۲ فروری ۱۹۴۲ء کو امرتسر میں میرے اور مولوی احمد یار صاحب غیر مبایع کے درمیان نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مسئلہ کفر و اسلام پر تین تین گھنٹے مناظرہ ہوا۔ اس کے بعد میں حیدر آباد دکن کے دورہ پر چلا گیا۔ واپس آکر معلوم ہوا۔ کہ "پیغام صلح" میں ان مناظروں کی روئداد شائع کی گئی ہے۔ مگر صحیح کیفیت بیان کرنے میں صریح حق پوشی سے کام لیا گیا ہے ؛

۱۰- مارچ کے پیغام میں جو روئداد شائع ہوئی ہے۔ اس میں میرے متعلق لکھا ہے کہ میں نے کہا سنہ ۱۸۹۹ء سے لے کر ۱۹۰۱ء تک کا زمانہ ایسا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا دعوے تبدیل کیا۔ حالانکہ میں نے یہ بات ہرگز نہیں کہی۔ بلکہ صاف طور پر کہا تھا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے میں تبدیلی کا قائل نہیں۔ حضور کا دعوے شروع سے آخر تک اپنی تفصیلی کیفیت کے لحاظ سے ایک ہی ہے۔ شروع سے آپ یہ لکھتے ہے۔ کہ خدا تعالے نے مجھے نبی اور رسول کہا ہے۔ اور میری نبوت سے مراد مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہے۔ جو کثرت امور غیبیہ پر مشتمل ہے۔ میں جس تبدیلی کا قائل ہوں۔ وہ صرف تسمیہ میں ہوئی ہے۔ یعنی ایک وقت تک آپ اپنی نبوت کو جزوی نبوت یا بالفاظ دیگر محدثیت قرار دیتے تھے۔ لیکن سنہ ۱۸۹۹ء سے لے کر سنہ ۱۹۰۱ء تک کا زمانہ وہ ہے۔ جب آپ نے اس عقیدہ میں تبدیلی فرمائی۔ اور اپنے تئیں جزوی نبی اور محض محدث کہنا ترک فرما دیا۔ بلکہ اپنا مقام محدثیت سے بالا تر قرار دیا۔ اور اپنے تئیں کامل امتی نبی کی حیثیت میں پیش کیا۔ چنانچہ ۷- اپریل کے پیغام صلح میں اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ "قاضی صاحب نے فرمایا۔ کہ حضرت اقدس نے نہ تو دعوے میں تبدیلی فرمائی ہے۔ نہ تعریف نبوت میں"

مگر یہ غلط لکھا ہے۔ کہ میں نے کہا۔ تعریف نبوت میں بھی تبدیلی نہیں فرمائی۔ حالانکہ اسی روئداد میں یہ لکھا ہے۔ کہ میں نے کہا۔

"آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے ۱۹۰۱ء کے بعد صرف یہ تبدیلی کی ہے۔ پہلے اپنی نبوت کو جزوی اور محدثیت والی قرار دیتے تھے۔ مگر بعد میں اسے کامل اور محدثیت سے بڑھ کر بتلایا۔ (پیغام صلح ۷- اپریل ۱۹۴۲ء)

میرا استدلال

یہ اعتراف خود مشعر ہے۔ کہ میں تعریف نبوت میں تبدیلی کا قائل ہوں۔ علاوہ ازیں "پیغام صلح" میں اس امر کو بالکل فراموش کر دیا گیا ہے۔ کہ اس مناظرہ میں تعریف نبوت کی تبدیلی کا میں نے واضح ثبوت غلطی کے ازالہ کے اس حاشیہ سے پیش کیا تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "یہ ضرور یاد رکھو۔ کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے ہیں منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے"

میں نے اس حوالہ سے یہ استدلال کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جگہ انبیائے سابقین کو صرف اُن نبوتوں اور پیشگوئیوں کی وجہ سے نبی قرار دے رہے ہیں جن کے اس امت میں بھی ملنے کا وعدہ ہے۔ اور اس سے پہلے کے مکتوب مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء مندرجہ الحکم کی یہ شرائط کہ نبی وہ ہوتے ہیں جو کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے۔ اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالے سے تعلق رکھتے ہوں۔ کو بالکل ترک فرما دیا ہے۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حضور نے نبوت کی تعریف میں تبدیلی فرمائی۔ اس امر کے باوجود پیغام کا میری طرف یہ منسوب کرکے کہ کہ میں تعریف نبوت میں تبدیلی کا قائل نہیں میرا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے اختلاف ظاہر کرنا صریح حق پوشی ہے ؛

ایک حوالہ جس کا کوئی جواب نہ دیا گیا

اشتہار ایک غلطی کا ازالہ کے حاشیہ کی مندرجہ تحریر کے آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفّٰے غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفّٰے غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفّٰے غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے"

میں نے یہ حوالہ پیش کرکے مولوی احمد یار صاحب سے کہا۔ کہ وہ کونسی رسالت اور نبوت ہے جس کو اس جگہ براہ راست طریق سے بند قرار دیا گیا ہے۔ آیا وہ نبیوں والی نبوت و رسالت ہے۔ یا محدثین والی جزوی نبوت؟ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ انبیاء والی نبوت و رسالت ہی ہے۔ کیونکہ اسی کو آپ لوگ بند مانتے ہیں۔ ورنہ جزوی نبوت اور محدثیت کے جاری رہنے کے تو آپ لوگ بھی قائل ہیں ؛

اب دیکھئے۔ اس موہبت نبوت کے متعلق جسے براہ راست طریق سے بند قرار دیا گیا ہے۔ اور جو لاریب انبیاء والی نبوت ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"پس ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے"

یعنی وہی موہبت نبوت جو انبیاء والی نبوت ہے۔ اور براہ راست طریق سے بند ہو چکی ہے۔ اب بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کے دروازہ سے مل سکتی ہے۔ گویا نفس نبوت کے لحاظ سے بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کے دروازہ سے ملنے والی نبوت اور پہلے انبیاء کی نبوت میں کوئی فرق نہیں۔ صرف ذریعہ حصول کا فرق ہوگا۔ یعنی پہلے انبیاء کو نبوت اور راستے سے ملی۔ اور اب امت محمدیہ کو دوسرے دروازہ سے مل سکتی ہے ؛

میں نے مولوی احمد یار صاحب سے کہا کہ اگر آپ کو میرا یہ استدلال مسلّم نہ ہو تو پھر آپ بتائیں۔ کہ مندرجہ بالا تحریر میں "اس موہبت" کے فقرہ میں اس کا مشار الیہ کونسی موہبت ہے۔ نبیوں والی نبوت یا محدثین والی نبوت۔ میں نے اپنے اس مطالبہ کو متعدد بار دوہرایا۔ لیکن مولوی صاحب نے آخر تک اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ مناظرہ کے آخر میں ایک اور غیر مبایع مبلغ دوست محمد صاحب نے کہا۔ مجھے اگر موقعہ دیا جاتا۔ تو میں اس مطالبہ کا جواب دیتا۔ میں نے کہا میں آپ کو اب موقعہ دیتا ہوں۔ آپ ہی اس کا جواب دیں۔ اس پر انہوں نے کہا۔ میں اب جواب نہیں دیتا۔ میں نے کہا۔ اچھا ہو جا کر "پیغام صلح" میں اس کا جواب شائع کر دیں۔ لیکن افسوس ہے۔ مولوی صاحب نے باوجود "پیغام صلح" میں اس مناظرہ کی روئداد شائع کرنے کے اس مطالبہ کا کوئی جواب نہیں دیا۔

میں نے اس حوالہ کو پیش کرنے کے بعد اس بات کی بھی وضاحت کر دی تھی کہ اس جگہ بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کے مقام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موہبت نبوت کے حصول کے لئے دروازہ قرار دیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ موہبت نبوت فنا فی الرسول کا مقام حاصل کرنے کے بعد مل سکتی ہے لیکن اس پر بھی مولوی احمد یار صاحب نے اشتہار غلطی کے ازالہ کی تحریر پیش کر دی کہ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر صرف ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ میں نے کہا دیکھئے اس جگہ بھی سیرت صدیقی یا فنا فی الرسول کے مقام کو حصول نبوت کی کھڑکی یعنی ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ سیرت صدیقی یا فنا فی الرسول کا مقام اور مقام نبوت جو اس کھڑکی سے ملتا ہے۔ ایک شے نہیں ؛

خاکسار محمد نذیر۔ لائل پوری (ربانی)

امریکہ میں تبلیغ اسلام

چار اصحاب احمدیت میں داخل ہوئے

احمدیہ مشن کلیولینڈ (یو۔ ایس۔ اے) سے کامل بصیر صاحب اپنے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۱ء کے خط میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

احمدی مبلغ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی کی یہاں آمد نے احمدیہ مشن کے ممبروں میں ازسرنو جوش پیدا کر دیا ہے۔ آپ یہاں ۵ دسمبر کو پہونچے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ آپ اپنے ساتھ مختلف سرگرمیوں کا ایک پروگرام لائے۔ مقامی امام جمال احمد صاحب سے تعارف کے بعد جناب صوفی صاحب نے ایک مختصر تقریر میں بتایا کہ ہمارے سامنے کتنا عظیم الشان کام ہے۔ آپ نے کہا ہمیں بے تکان کام کرنا چاہیئے۔ اور ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ اسلام کی نعمت سے سرفراز کئے جانے پر ہم اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے چار اصحاب کو داخل احمدیت کیا۔ الحمد للہ

اسی شام کو ایک پُر رونق جلسہ ہوا۔ جس میں صوفی صاحب نے احباب کو ماہوار اور تحریک جدید کے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی تلقین کی۔ آپ نے دوران تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کئی پیشگوئیاں بیان کر کے بتایا۔ کہ وہ کس صفائی سے پُوری ہو رہی ہیں۔ اور آخر میں کہا۔ کہ جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں اسلام دُنیا کو اسی طرح ڈھانپ لے گا جس طرح پانی سمندر کی زمین کو ڈھانپ رہا ہے۔

سوموار کو بھی میٹنگ ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب صوفی صاحب نے دینی تعلیم کے متعلق ہمیں بعض ہدایات دیں۔ اور قرآن کریم کے سبق دیئے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ ہمیں اللہ تعالےٰ پر بھروسہ اور اپنی کامل فتح کی امیدوں کے ساتھ پُورے جوش سے اشاعت اسلام کا کام جاری رکھنا چاہیئے۔ باہم اتحاد و اتفاق کی تلقین کرتے ہوئے آپ نے اہل امریکہ کی مثال پیش کی۔ جو انہوں نے اس نازک موقعہ پر دکھائی ہے۔ آپ نے کہا اپنی روحانی جنگ ہمیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہو کر لڑنی چاہیئے۔

منگل کی شب کو بھی میٹنگ ہوئی۔ پہلے نماز باجماعت ادا کی گئی۔ صوفی صاحب نے صحابہ کرام کی مثالوں سے واضح کیا۔ کہ کس طرح وہ لوگ اپنے خون کا آخری قطرہ اسلام کی حفاظت کے لئے بہا دینے پر آمادہ رہتے تھے۔ آپ نے کہا ہم بھی اسی صورت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کہ ایسی ہی قربانیاں پیش کریں۔

۱۰ دسمبر کو آخری میٹنگ ہوئی۔ صوفی صاحب نے اشاعت اسلام کے کام کو بخیر و خوبی چلانے کے متعلق بعض ہدایات دیں۔ آپ نے کہا کسی مشن کی کامیابی کا انحصار اس کے ممبروں پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہر ممبر عورت و مرد نے مختصر سی تقریر میں اسلام قبول کرنے کے متعلق خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ اور اپنے مبلغ کو یقین دلایا۔ کہ وہ پختہ عزم کے ساتھ احمدیت کے پروگرام پر چلنے کو تیار ہیں۔

ان جلسوں کے علاوہ صوفی صاحب نے اس دوران میں بعض انٹرویو بھی دیئے۔ آپ کے یہاں کے قیام سے ہم لوگوں کو روحانی ترقی حاصل ہوئی۔ اور مشن کو تقویت پہونچی۔ ہم تمام احمدی احباب سے مستدعی ہیں کہ ہمارے مبلغ اور امریکہ کے تبلیغی مشنوں کی کامیابی کے لئے دعا کریں بالخصوص ہمارے اس مشن کے لئے۔

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کا بقیہ چندہ وصول کر کے جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ کیونکہ مالی سال قریب الاختتام ہے نیز جملہ احباب جماعت احمدیہ سے گزارش ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت کے پیش نظر اپنا بقیہ چندہ جلسہ سالانہ ۳۰ اپریل تک ادا فرما کر کارکنان سے تعاون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

والد صاحب مغفور کے احمدی ہونے سے پہلے کے ملاقاتی

حضرت والد صاحب کے متعلق قبلہ شیخ یعقوب علی صاحب کے خط سے مجھے اس بات کا خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ میں ان احباب یا اشخاص کے نام لکھوں۔ جن کا ذکر کسی نہ کسی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں آیا ہے۔ اور ان کی ملاقات میرے والد صاحب مغفور و مرحوم سے احمدی ہونے سے پہلے ہوئی۔ ان میں مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ حضرت ناناجان میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور میر مہدی حسین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ میر مہدی حسین صاحب ایک گاؤں حسین خانوالہ میں ۱۸۹۴ء میں مقیم تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے متعلق فکر و غور کر رہا تھا۔ کہ میں نے حسین خانوالہ کے لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ اس علاقہ میں کوئی مرزائی ہے۔ لوگوں نے آپ کے والد صاحب چودھری نظام الدین صاحب سیال کا نام لیا۔ کہ وہ مرزائی ہے۔ یہ معلوم ہونے پر میں ان سے ملنے اور بعض امور احمدیت کے متعلق دریافت کرنے کے لئے گیا۔ ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے متعلق دریافت کیا۔ اور گفتگو ہوتی رہی۔ میر مہدی حسین صاحب نے فرمایا۔ گفتگو سے مجھے تسلی نہ ہوئی۔ چودھری صاحب کو میرے ایمان نہ لانے پر حیرت تھی۔ اور مجھے ان کے ایمان لانے پر گھبراہٹ تھی۔ میں واپس حسین خانوالہ چلا گیا۔ اور چند ماہ کے بعد اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق میرا سینہ صاف کر دیا۔ اور میرا دل یقین سے بھر دیا۔

حضرت ناناجان کا تقوےٰ اور ورع عام زمینداروں میں مشہور تھا۔ اور ان صاحبان کے علاوہ حافظ محمد آف لکھوکے۔ اور مولوی عبدالرحمٰن پسر حافظ لکھوکے سے بھی تعلقات تھے۔ میرا خیال ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم نے حافظ محمد صاحب مرحوم کی شائد بیعت کی ہوئی تھی۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب مولوی محمد حسین بٹالوی نے فتوائے کفر شائع کیا۔ تو حافظ صاحب مرحوم نے فتوائے کفر پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور جب علماء نے زور دیا تو کہا۔ کہ جس شخص کی کتاب براہین احمدیہ میں نے اپنی آنکھوں سے پڑھی ہے۔ اس پر میں نابینا ہو کر کفر کا فتوےٰ کیسے لگا سکتا ہوں۔ مولوی محی الدین نے جب اپنے باپ پر اس معاملہ میں زیادہ زور دیا۔ تو حافظ محمد صاحب مرحوم نے فرمایا کہ یہ آدمی نہیں ریچھ ہے۔ اسکو میرے کمرہ سے نکالدو۔ اس کے بعد حافظ محمد صاحب مرحوم جلد ہی فوت ہو گئے۔ سید وحید الدین صاحب دہلی کے رہنے والے تھے۔ محمد یوسف صاحب ضلعدار اور عبدالرحمٰن صاحب ضلعدار سے بھی تعلقات تھے جب یہ لوگ مرتد ہوئے تو ہمارے گاؤں میں گئے۔ یہ واقعہ مجھے بھی یاد ہے۔ انہوں نے سارے گاؤں کو جمع کیا۔ عبدالرحمٰن اس زمانہ میں ڈپٹی کلکٹر بن گئے تھے۔ اور میرے والد صاحب مرحوم کو مرتد کرنے کی کوشش کی لیکن والد صاحب نے ان کو ایسی کھری کھری سنائیں۔ کہ گاؤں میں رات رہ کر واپس چلے گئے۔ مرزا افضل بیگ صاحب اور ڈاکٹر بوڑے خان صاحب رضی اللہ عنہما خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مرزا افضل بیگ صاحب پٹی کے مغل خاندان میں سے تھے۔ اور ابتدا میں ہی جماعت میں شامل ہو گئے تھے۔ میرے والد صاحب مرحوم سے انکے بہت گہرے مراسم دوستانہ تھے۔ والد صاحب چونکہ کئی کئی دن مرزا صاحب مرحوم کے مکان پر ٹھہرا کرتے تھے۔ اس لئے مرزا صاحب کے بیعت کرنے پر میرے والد صاحب نے بھی جلدی بیعت کر لی۔ اور قصور کی جماعت کا قیام درحقیقت مرزا صاحب مرحوم کی وجہ سے ہوا۔ ڈاکٹر بوڑے خان صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ کب احمدی ہوئے۔ غرض ۱۸۹۶-۹۷ء میں قصور میں اس زمانہ کے لحاظ سے احمدیوں کی زبردست جماعت تھی۔ لیکن ڈاکٹر بوڑے خان صاحب غالباً ۱۸۹۷ء میں فوت ہو گئے۔ میں اس زمانہ میں قصور میں دوسری جماعت میں پڑھتا تھا۔ حضرت مرزا افضل بیگ رضی اللہ عنہ بٹالہ میں آ گئے۔ اور پھر جلدی ہی قصور واپس جا کر فوت ہو گئے۔ اور انکے بڑے صاحبزادے مرزا عبدالعزیز بیگ صاحب جو ڈاکٹر تھے وہ بھی فوت ہو گئے ادھر میرے والد صاحب ۱۸۹۸ء سے مقدمات کے آلام اور مصائب میں گرفتار ہو گئے جن کا سلسلہ ۱۹۳۲ء کو ختم ہوا۔ اور اس طرح قصور شہر میں جماعت کی ترقی رک گئی۔ لیکن دیہات میں میرے والد صاحب کے تعلقات اور تبلیغ سے کئی ایک جماعتیں قائم ہو گئیں

یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے آخر خلافت اولےٰ کے زمانہ میں فیروزپور میں ایک زبردست جماعت قائم کردی بگڑپیر کی جماعت ۱۹۰۳ء میں اور لدھیکے اونچے اور لدھیکے نیویں کی جماعتیں ۱۹۱۴ء اور ۱۹۱۵ء کے قریب خلافت ثانیہ کے ابتدائی ایام میں قائم ہوئیں۔

والد صاحب مرحوم۔ مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی سے اچھی طرح واقف تھے۔ مولوی صاحب ہمارے گاؤں میں کئی دفعہ گئے۔ لیکن میرے والد صاحب کے بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف پبلک میں ہمارے گاؤں میں کبھی زبان نہ کھولی۔ میرے والد صاحب مرحوم ۱۹۰۵ء میں امرتسر میں آکر مولوی عبد الجبار صاحب سے ملے۔ ان کے ساتھ اس وقت مکرم حافظ صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس تھے میں اس زمانہ میں امرتسر میں میٹرک کا امتحان دے رہا تھا۔ اور حافظ صاحب نے ایف۔ اے کا امتحان دیا تھا۔ میں نے بہت اصرار سے کہا۔ کہ چونکہ غزنوی مسجد کے افغان ملّا اور طالبعلم بہت سخت لوگ ہیں۔ اور انہی دنوں انہوں نے چند معزز احمدیوں پر اپنی مسجد میں حملہ بھی کیا تھا۔ اس لئے امتحان کا پرچہ ہوجائے تو میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ اور چند اور نوجوان بھی ساتھ ہونے ضروری ہیں۔ کیونکہ آپ نے ان کو تبلیغ کی۔ تو وہ ضرور حملہ کریں گے۔ یا گالی گلوچ کریں گے۔ لیکن والد صاحب نے اس بات کو پسند نہ کیا اور حافظ صاحب کو ساتھ لے کر چلے گئے۔ اور مولوی عبد الجبار صاحب کو ان کے مکان پر جاکر تبلیغ کی۔ مولوی صاحب اور ان کے حاشیہ نشین ان کی باتیں سنتے رہے۔ آخر تبلیغ کرنے کے بعد بغیر کوئی جھگڑا ہونے کے واپس آنے پر اطمینان ہوا۔ اور تعجب بھی۔ میں نے ان سے وجہ دریافت کی۔ تو والد صاحب مرحوم نے فرمایا۔ کہ مولوی عبد الجبار صاحب مجھ سے اچھی طرح واقف تھے۔ میرے ساتھ ان کی مسجد یا مکان میں اس قسم کی حرکت ہونا ناممکن تھا۔ اور میں اس بات کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اس لئے میں نے آپ لوگوں کو ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں سمجھی تھی مکرم مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی سے بھی والد صاحب کو تعارف تھا۔

خاکسار۔ فتح محمد سیال

شاہجہان پور اور اس کے مضافات میں تبلیغ احمدیت

۱۵ مارچ ہم شاہجہانپور پہونچے۔ اسی دن گیانی درشن سنگھ صاحب وکیل سے ملاقات کی۔ دوران گفتگو میں وکیل صاحب نے خواہش ظاہر کی۔ کہ اس دفعہ پھر ہمارے لیکچر ہوں۔ جس کو منظور کر لیا گیا۔ اور اسی دن شام کو سکھ اصحاب نے محلہ بہادر گنج کے میدان میں ہمارے لیکچروں کا انتظام کیا۔ سردار مکند سنگھ صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مولوی عبد المالک خانصاحب نے ایک برجستہ تقریر اس موضوع پر کی۔ کہ مذہب پر عمل کرکے ہم دنیا میں امن قائم کر سکتے ہیں۔ آپ نے یہ بات قرآن کریم سے واضح کی۔ کہ حقیقی امن ہمیشہ مذہب نے قائم کیا۔ اور آج قرآن کریم کے ان اصول پر چل کر ہم امن قائم کر سکتے ہیں۔ خاکسار نے "اسلام کا پیغام غیر مسلموں کے نام" کے موضوع پر تقریر کی۔ ہندو اصحاب وید منتر اور گیتا کے شلوک سن کر مسرت حاصل کرتے اور بڑی خوشی سے اسلام کا پیغام سنتے رہے۔ بعد ازاں گیانی عباد اللہ صاحب نے سکھ مسلم اتحاد پر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ سکھ اور مسلمان اگر سنجیدگی سے اپنی اپنی تعلیمات پر غور کریں اور تعصب کو دور کرکے۔ سیاسی الجھنوں کو بالائے طاق رکھ کر مذہب کی حقیقت پر کاربند ہوجائیں۔ تو ایک دوسرے کے بازو بن سکتے ہیں۔ اس تقریر کو بھی لوگوں نے بہت دلچسپی سے سنا۔ صاحب صدر نے تقریروں کے خاتمہ پر فرمایا۔ کہ میں اپنے معزز مہمانوں کا ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے اپنے قیمتی خیالات سے اہل شاہجہانپور کو مستفید کیا اور آپ جس نیک مقصد کو لے کر نکلے ہیں اس کے پورا ہونے کے لئے ہم سب دل سے دعاگو ہیں۔ اور ہم کو امید ہے۔ کہ آپ لوگ ضرور اس میں کامیاب ہوں گے۔

صاحب صدر کے اس ریویو کے خاتمہ پر لوگوں نے ہندو مسلم اتحاد کے نعرے لگائے اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے سیکرٹری مسٹر برس رام صاحب نے کہا آج شہر میں اور بھی جلسے تھے۔ اس لئے لوگ کافی تعداد میں نہیں آسکے۔ آپ ہم کو موقعہ دیں۔ ہم بڑے پیمانے پر جلسہ کرکے لیکچر کرانا چاہتے ہیں۔ ہم نے آمادگی ظاہر کی۔ اور بدھ کا دن اس جلسہ کے لئے مقرر ہوا۔

شہباز نگر میں جلسہ

۱۶ مارچ کو شہباز نگر گئے۔ جہاں الطاف خانصاحب نے بعض معززین سے مل کر لیکچروں کا انتظام کیا۔ پہلی تقریر مولوی عبد المالک خانصاحب نے کی جس میں ضرورت رسالت کو ثابت کرتے ہوئے آپ نے قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کے چند دلائل دئیے۔ مولوی صاحب کی تقریر کے دوران میں وہ لوگ بھی جلسہ گاہ میں آکر بیٹھ گئے جو فاصلہ پر جا بیٹھے تھے۔ اس کے بعد خاکسار نے "خصوصیات اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر گیانی عباد اللہ صاحب نے صداقت اسلام از کتب دیگر مذاہب کے موضوع پر تقریر کی۔ اور آپ نے گورو گرنتھ صاحب سے مختلف حوالجات پیش کئے۔ جن میں بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر اسلامی تعلیمات کے متعلق تذکرہ ہے۔ اس کے بعد مولوی فضل الدین صاحب نے تقریر کی۔ جس میں حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے نیک باتوں پر عمل کرنے۔ اور آپس میں مذہبی رواداری برتنے کی تلقین کی۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ احمدیہ جماعت کے ان لیکچراروں نے جو بیان کیا ہے۔ وہ اسلام کا مغز ہے۔ اور آپ لوگوں کو ان باتوں کے سننے سے جو لوگ روکتے تھے وہ غلطی پر ہیں۔ اور ہندوؤں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ لوگوں کو بھی ان باتوں پر غور کرکے سچائی کو قبول کرنے میں دلیری دکھلانی چاہئیے۔

کٹیا میں جلسے

کٹیا میں بھی مخلص جماعت ہے۔ ہماری آمد کی اطلاع احباب نے اردگرد کے گاؤں میں کردی تھی۔ اور خدا کے فضل سے ہندو اور مسلمان مختلف گاؤں سے جلسہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے خانپور سے جو آٹھ نو میل کے فاصلہ پر ہے چند ہندو برہمن جو سنسکرت کے عالم بھی تھے تشریف لائے۔ جو احمدیوں کے ہی مہمان تھے۔ جلسہ سے قبل خاکسار ان سے تبادلہ خیالات کرتا رہا۔ شام کو چند اصحاب نے نماز عصر کے بعد بعض سوالات دریافت کئے۔ جن کے جوابات دئیے گئے۔ خدا کے فضل سے ایک صاحب نے بیعت کی۔

رات کو جلسہ کیا گیا۔ مولوی فضل الدین صاحب نے "آخری زمانہ کا مصلح" کے موضوع پر تقریر کی۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے اسلام اور بانی اسلام کی صداقت کو سکھ کتب سے واضح کرتے ہوئے۔ ان تعلقات کا اظہار کیا۔ جو سکھ گوروؤں اور مسلمانوں میں پائے جاتے تھے۔ اور بتایا کہ ہم کو بھی انہی کے مطابق اپنے تعلقات خوشگوار بنا کر زندگی بسر کرنی چاہئیے۔ پھر خاکسار نے "ہندو مسلم اتحاد اور اسلام کا پیغام ہندو جاتی کے نام" کے موضوع پر تقریر کی۔ جلسہ جب ختم ہوگیا۔ تو ہندوؤں کی طرف سے درخواست کی گئی۔ کہ ہم کو کچھ اور سنایا جائے۔ ان کی خواہش کے ماتحت خاکسار نے دوبارہ تقریر کی۔ میری تقریر کے بعد مولوی عبد المالک خانصاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت پر ایک مبسوط تقریر کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جنگ سے متعلق پیشگوئیاں بیان کرکے بتایا۔ کہ ان مصیبتوں سے بچنے کا علاج یہی ہے کہ خدا سے صلح کرکے اس کے بھیجے ہوئے مسیح موعودؑ کو قبول کیا جائے۔ گیارہ بجے کے قریب جلسہ ختم ہوا۔ تھوڑا سا آرام کرکے خانپور کے پنڈت صاحب سے تبادلہ خیالات کیا گیا۔ پنڈت صاحب بہت گرویدہ ہوگئے زبانی

خاکسار۔ عباد اللہ

دو مخلص احباب کا لائلپور سے تبادلہ

جماعت احمدیہ لائلپور کے نہایت مخلص اور معزز ارکان جناب چودہری فقیر محمد صاحب ۔ بی ۔ ڈی ایس ۔ پی ۔ اور جناب چودہری محمد عبد اللہ صاحب سب انسپکٹر کا تبادلہ سرگودھا اور شیخوپورہ ہوجانے پر جماعت کے افراد نے ان کو ۱۵ اپریل کو مسجد احمدیہ میں ٹی پارٹی دی۔ یہ دونو احباب جماعت احمدیہ لائلپور کیلئے قابل تقلید نمونہ تھے۔ ہر شخص انکی جدائی کے صدمہ کو خاص طور پر محسوس کر رہا ہے خصوصاً جناب چودہری فقیر محمد صاحب کے تبادلہ پر تو جماعت یوں محسوس کر رہی تھی۔ کہ ایک شخص کا تبادلہ نہیں ہوا۔ بلکہ چھ سات اشخاص کا تبادلہ ہورہا ہے کیونکہ جناب چودہری صاحب معہ اہل بیت باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے صبح و شام مع اپنے بچوں ہمیشہ

دہلی میں تبلیغ احمدیت کے لئے دو خاص مہینے

دہلی میں اس لحاظ سے کہ ہندوستان کا دارالسلطنت چلا آ رہا ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ موجودہ سلطنت کا پایہ تخت ہے بہت رونق اور چہل پہل رہتی ہے۔ اور خاص کر ہر سال دو اڑھائی ماہ یعنی فروری۔ مارچ اور نصف اپریل تک اس قدر رونق ہوتی ہے کہ جو ہندوستان کے کسی اور شہر میں نہیں ہوتی۔ مرکزی اسمبلی کے جلسوں میں شرکت کے لئے ہندوستان کے ہر صوبے سے ممبر آتے ہیں۔ پھر کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس ہوتے ہیں۔ ان میں بھی ہندوستان کے ہر صوبے سے ممبر آتے ہیں پھر پرنسز چیمبر ہے تمام ہندوستان کے راجے۔ مہاراجے۔ نواب آتے ہیں۔ اور یہ سب اجتماع انہی دو اڑھائی ماہ میں ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان ایام میں یہاں مسلم لیگ کے جلسے ہوتے ہیں۔ جمعیت العلماء کے جلسے ہوتے ہیں۔ کانگرس کے جلسے ہوتے ہیں۔ انکے علاوہ اور بہت سی کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ ان تمام جلسوں میں ہزاروں کی تعداد میں مختلف علاقوں کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔

پس اگر ایسے موقعوں سے جماعت احمدیہ بھی فائدہ اٹھائے۔ تو بہت سہولت سے دُور دُور تبلیغ ہو سکتی ہے۔ وہ اسطرح کہ ان دو ماہ میں احمدیہ لٹریچر یہاں تمام طبقوں میں تقسیم کیا جائے۔ اور کم از کم ایک ایک ٹریکٹ یہاں بہت آسانی سے تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔ اور اعلیٰ طبقوں میں کئے جا سکتے ہیں۔ چونکہ یہ اجتماع ہر سال ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر سال احمدیہ لٹریچر اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں پہنچ سکتا ہے۔ اس سال یہ سب اجتماع دہلی میں ہوئے۔ ان کے علاوہ ایک تو آل مذاہب کانفرنس ہوئی۔ جس میں تمام مذاہب کے مقررین نے تقریریں کیں اور جماعت احمدیہ کی طرف سے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کی۔ دوسرے یادگار حسینی دہلی میں بہت شان سے منائی گئی۔ اس میں بھی جناب چوہدری صاحب نے تقریر کی۔ اس میں ۲۰ ہزار سے بھی زیادہ آدمی شریک ہوئے ہوں گے۔ اس اجتماع میں خیال آیا۔ کہ ہمیں بھی کچھ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ہمارے پاس بہت تھوڑے سے تبلیغی اشتہار تھے وہ تقسیم کرنا شروع کئے۔ اس طرح پر کہ چیدہ چیدہ آدمی تلاش کر کے دیئے۔ لوگ پڑھتے اور دوسرے مانگتے۔ ایک دو منٹ میں سب ختم ہو گئے۔ اس وقت میرا اندازہ تھا کہ اگر ہمارے پاس ۱۰ ہزار اشتہار بھی ہوتے۔ تو وہ سب اس ایک ہی اجتماع میں تقسیم ہو جاتے۔ پھر تیسرا اجتماع بھی اس سال دہلی میں شاندار تھا یعنی پاکستان کا جلسہ۔ یادگار حسینی کے دوسرے دن پاکستان کا جلسہ ہوا۔ ساڑھے تین بجے سے رات کے آٹھ بجے تک جلوس نکلتا رہا۔ ساڑھے آٹھ بجے رات جلسہ شروع ہوا۔ مسٹر محمد علی صاحب جناح مقرر تھے۔ انکے علاوہ اور بہتوں نے تقریریں کیں یہ اجتماع یادگار حسینی سے بھی بڑھ کر تھا۔ اس میں ہمارے دہلی کے خدام الاحمدیہ نے تقریباً چھ سو اشتہار "جنگ کے ہولناک مصائب سے بچنے کی کیا کوئی راہ ہے؟" مصنف بابو عبدالحمید صاحب تبلیغی سکرٹری دہلی تقسیم کیا۔ لوگوں پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اس موقعہ پر بھی ہزاروں کی تعداد میں اشتہار تقسیم ہو سکتے تھے۔ میرے خیال میں اگر ہر سال ان دو ماہ میں دہلی میں احمدیہ لٹریچر تقسیم کیا جائے تو بہت اچھا اثر ہو۔

(خاکسار عبدالکریم۔ نئی دہلی)

مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کا جلسہ تقسیم انعامات

اراکین خدام الاحمدیہ میں ورزشی کھیلوں کا شوق بڑھانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ دہلی نے ہر تین ماہ کے بعد ورزشی کھیلوں کے مقابلہ کا انتظام کیا ہے۔ جس میں خاص امتیازی خصوصیت رکھنے والے اراکین کے لئے مجلس کیطرف سے انعامات تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے لئے ایک جلسہ تقسیم انعامات جناب حافظ عبدالسلام صاحب کی زیر صدارت ۱۲ شہادت ۱۳۲۱ ہش (اپریل) کو منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے قبل تمام اراکین نے کھڑے ہو کر خدام الاحمدیہ کا عہد نامہ دہرایا۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو حافظ محمد انور صاحب نے کی۔ اس کے بعد عباس احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی نے مجلس کی کارگزاری کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں مجلس کی مساعی کی تفصیل بیان کرنے کے علاوہ آئندہ کا پروگرام بیان کیا اور غیر اراکین کو خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کی تلقین کی۔ نیز انصار اللہ کو خدام الاحمدیہ کے ساتھ زیادہ دلچسپی لینے کی اپیل کی۔ آپ کی رپورٹ کے بعد صدر صاحب جلسہ نے انعام تقسیم فرمائے۔

مندرجہ ذیل احباب کو انعام دیئے گئے

سو گز کی دوڑ: اول۔ عباس احمد خاں صاحب
دوم۔ لطیف احمد صاحب طاہر
ان کا انعام دوسرے ٹورنامنٹ پر دیا جائے گا۔

ایک فرلانگ کی تیز: اول لطیف احمد صاحب طاہر میاں عباس احمد خان صاحب کی طرف سے ایک معرا قرآن شریف دیا گیا۔

ایک میل کی دوڑ: اول مقصود احمد صاحب بخاری بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کی طرف سے تفسیر کبیر انعام میں دی گئی۔
دوم۔ مسعود احمد صاحب بخاری۔ چوہدری بشیر احمد صاحب سپلائی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کپ دیا گیا۔
تھرڈ۔ محمد شریف صاحب۔ ملک سعید احمد صاحب کی طرف سے انعام دیا گیا۔

اونچی چھلانگ: اول۔ لطیف احمد صاحب طاہر کرنل اوصاف علی خاں صاحب کی طرف سے ایک کپ دیا گیا۔

لمبی چھلانگ: اول۔ محمد شریف صاحب۔ حافظ عبدالسلام صاحب کی طرف سے ایک کپ دیا گیا۔

تقسیم انعامات کے بعد صدر صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور بعض مفید اور کارآمد نصائح فرمائیں۔ آپ نے اراکین کو وقت پر حاضر ہونے کی تلقین کی۔ اور مقررین کو گھر سے تیاری کر کے آنے کی نصیحت کی۔ اراکین مجلس انصار اللہ و دیگر جملہ احباب جماعت کو اپنی ذمہ واریاں سمجھنے اور اسپر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ کے ختم ہونے پر سب اراکین نے کھڑے ہو کر عہد نامہ دہرایا اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(خلیل احمد جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رسالہ "ریویو" اردو نصف قیمت پر

کاغذ اور سامان طباعت وغیرہ کی انتہائی گرانی کیوجہ سے آجکل بڑے بڑے سرمایہ دار روزانہ اخبارات بھی سخت صبر آزما حالات میں سے گذر رہے ہیں۔ اور اسی وجہ سے پنجاب کے اخبارات کی قیمتوں میں ان کے مالکوں نے ۱۵ اپریل سے پچاس فیصدی کا اضافہ کر دیا ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک خالص علمی اور مذہبی ماہوار رسالہ کی حالت کیا ہو گی۔ لیکن چونکہ ہمارے رسالہ کا مقصد محض تبلیغ و اشاعت ہے۔ اسلئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بجائے پچاس فیصدی قیمت بڑھانے کے پچاس فیصدی قیمت گھٹا دیں۔ چنانچہ اس سال ہم رسالہ "ریویو" اردو کے دو سو پرچے ایسے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام نصف قیمت (ڈیڑھ روپیہ سالانہ) پر جاری کریں گے۔ جو احمدیت یا عام طور پر مذہب سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ لہٰذا ہم احباب جماعت سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ اس تبلیغی جہاد میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کو رسالہ کے خریدار بنائیں۔ یا اپنے خرچ پر ان کے نام رسالہ جاری کرائیں۔

ڈیڑھ روپیہ سالانہ نہایت معمولی رقم ہے ہم رسالہ کا نقصان برداشت کر کے یہ اقدام صرف اس خیال سے کر رہے ہیں کہ سلسلہ عالیہ کے عقائد و خیالات کی غیروں میں بکثرت اشاعت ہو۔ امید کیجاتی ہے کہ جماعت کے دوست ضرور اس کار خیر میں حصہ لیں گے یعنی غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کو رسالہ کے خریدار بنائیں گے اور یا حسب توفیق ایک ایک دو دو پرچے اپنے خرچ پر جاری کرائیں گے۔

دو سو غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب اور لائبریریوں کے پتے بھی درکار ہیں مناسب

محکمہ ریلوے کی توجہ کے قابل

(۱) ان دنوں گاڑیوں میں مسافروں کی زیادتی کے باعث سخت بھیڑ ہوتی ہے۔ لیکن اس بھیڑ کے علاوہ ایک تکلیف دہ امر یہ ہے کہ پہلے سوار ہونے والے مسافر ضرورت سے زیادہ جگہ پر قبضہ کر کے دروازے بند کر لیتے ہیں۔ اور نئے سوار ہونے والوں کو روکتے ہیں۔ یا دروازہ ایسے طور سے بند کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کھل نہ سکے۔ ایسی حالت میں سوار ہونے والے سخت پریشان ہوتے ہیں اور ان کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ گاڑی کے ساتھ والے ملازمین بھی عموماً توجہ نہیں کرتے۔ حالانکہ ان کی تھوڑی سی توجہ سے بہت کچھ آسانی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اُن کے کہنے پر کوئی مسافر دروازہ کھولنے اور جگہ دینے سے انکار نہیں کر سکتا۔

(۲) پھر اس غیر معمولی ہجوم کے دنوں میں بعض سٹیشنوں سے منزل مقصود تک کا ٹکٹ نہیں ملتا۔ بلکہ درمیانی کسی سٹیشن کا دے دیا جاتا ہے اور اس طرح بعض دفعہ دو تین بار منزل مقصود تک کا ٹکٹ خریدنا پڑتا ہے۔ جس سے مسافروں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس میں ریلوے کا بھی نقصان ہے۔ کیونکہ جزوی ٹکٹ دینے سے ایک آنہ فی روپیہ جو زائد کرایہ وصول ہوتا ہے، وہ وصول نہیں ہوتا۔ کیونکہ بعض اوقات ٹکٹ روپیہ سے کم ہوتا ہے۔ اور پہلے روپے تک یہ زائد کرایہ وصول نہیں ہوتا۔ پس سٹیشنوں پر ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ کسی سٹیشن کا ٹکٹ سٹاک ختم نہ ہو۔ اگر ہو تو بکنگ کلرک ٹکٹ تیار کر کے دے۔ تا پبلک اور ریلوے دونوں کو سہولت اور فائدہ رہے۔

(خاکسار فیض احمد انسپکٹر بیت المال)

ایک پُرانا خط

مکرمی پروپرائیٹر صاحب طبیہ عجائب گھر قادیان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ گزشتہ دنوں جب میں ہز ہائینس مہاراجہ صاحب آف اندور کے فرانس گیا تو آپ سے منگوائی ہوئی مفرد ادویات اور مشک اور عنبر اپنے ہمراہ لے گیا۔ میں نے آپکی مفردات سے بہت سے مفید مرکبات تیار کئے۔ اور مجھے خوشی ہے کہ میں نے آپ کی ہر ایک چیز کو صاف۔ اعلیٰ اور عمدہ قسم کا پایا۔ یہ آپ کی دیانتداری کا ثبوت ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ انشاء اللہ دوسرے احباب بھی آپ سے اپنی ضروریات کے مطابق ادویات منگوا کر فائدہ اُٹھائیں گے۔ والسلام

M. A. Khalil (ایم۔ اے۔ خلیل) طبیب خاص ہز ہائینس مہاراجہ ٹکرجی راؤ ہلکر آف اندور۔ وائسرائے روڈ ڈیرہ دون۔ مورخہ یکم جون ۱۹۲۹ء

احباب سے ضروری درخواست

"الفضل" مورخہ ۱۵ و ۱۶ اپریل میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے، جن کا چندہ الفضل ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ مئی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ یکم مئی تک چندہ ارسال فرماویں یا وی۔پی روکنے کے متعلق اطلاع بھیج دیں۔ جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوا۔ یا وی۔پی روکنے کی اطلاع نہ ملی۔ ان کی خدمت میں یکم مئی کو وی۔پی ارسال کر دیئے جائینگے۔ (مینجر)

الفضل کا خطبہ نمبر ڈیڑھ روپے میں

"الفضل" کے خطبہ نمبر کے ایک سو پرچے ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ کے حساب سے جاری کرنے کے متعلق قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب بہت تھوڑی گنجائش باقی رہ گئی ہے۔ لہذا مستحق اصحاب جلد توجہ فرماویں۔ احمدی احباب اپنے غیر احمدی اعزہ کے نام بھی اس قیمت پر خطبہ نمبر جاری کرا سکتے ہیں۔

(مینجر الفضل)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۰ اپریل۔ ٹوکیو میں آج پھر ایک ہوائی حملہ کا الارم ہوا۔ مرکزی جاپان کے کئی اور مقامات پر بھی الارم ہوئے۔ جاپان کے امپیریل ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دشمن کے تین طیارہ بردار جہاز جاپان کے جنوبی ساحل کے نزدیک دیکھے گئے ہیں۔ جن ہوائی جہازوں نے ٹوکیو پر حملے کئے۔ وہ چین کی طرف جاتے دیکھے گئے ہیں۔ بہر حال وہ سلامتی سے اپنے اڈوں پر پہنچ گئے ہیں۔

میلبورن ۲۰ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی طیارے نیو گنی میں جاپانی اڈوں پر مسلسل بم باری کر رہے ہیں۔ حملے اتنے شدید ہیں کہ بعید نہیں جاپانی یہاں سے بھاگ جائیں۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برما میں چینی فوجوں نے ینگ یانگ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ یہ مقام مغربی برما کے تیل کے میدانوں کا مرکز ہے اسے گذشتہ جمعہ کے روز خالی کیا گیا تھا۔ اور تیل کے چشموں کو آگ لگا دی گئی تھی۔ یہ شہر یوم سے ایک سو بیس میل شمال میں ہے۔ گویا برما کی لڑائی میں یہ اتحادیوں کی اولین فتح ہے۔

برلن ۲۰ اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک جلسہ میں فرانسیسی فیسٹ لیڈر پر دستی بم پھینکا گیا۔ مگر کوئی جانی نقصان نہیں ہوا حملہ آوروں کا سراغ نہیں لگایا جا سکا۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ آج لاوال وزارت کی پہلی میٹنگ ہوئی۔ لاوال نے فرانسیسی باشندوں کے نام ایک اپیل براڈکاسٹ کی۔ ایک بیان میں اس نے کہا۔ کہ مارشل پیٹاں اپنے اختیارات سے دست بردار نہیں ہوئے میں ملک کا افسر اعلیٰ بے شک ہوں مگر مارشل پیٹاں کے عطا کردہ اختیارات کے رو سے مارشل پیٹاں نے ایک براڈکاسٹ اہل ملک کے نام کیا۔

دہلی ۲۰ اپریل۔ جزیرہ انڈیمان کو اتنی جلدی خالی کیا گیا تھا۔ کہ سارے قیدیوں کو وہاں سے نکالنا ناممکن تھا۔ بعض افسر بھی نکالے جا سکے تھے۔ چنانچہ وہاں کے چیف کمشنر کو جاپانیوں نے قید کر لیا ہے۔

دمشق ۲۰ اپریل۔ موسیو لاوال نے اپنی براڈکاسٹ تقریر میں کہا۔ کہ میرا برسر اقتدار آنا خاص معنے رکھتا ہے۔ اب جرمنی اور فرانس ایک دوسرے سے مکمل اتحاد کر لیں گے۔

لنڈن۔ ۲۰ اپریل۔ امریکہ کی فوجیں نہر پانامہ کے علاقہ میں جو وسیع پیمانہ پر نقل و حرکت کر رہی تھیں وہ ختم ہو گئی ہیں۔ امریکن فوج کے ایک حصہ نے جاپانی فوجوں کی طرح لڑتے ہوئے پانامہ شہر کے ساحل پر اترنے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں سخت ناکامی ہوئی۔ امریکن فوج کی یہ مشق بہت کامیاب ہوئی۔

نیویارک ۲۰ اپریل۔ جرمنی کی پروپیگنڈا وزارت کے ایک سیکرٹری نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ ۷ دسمبر کو جرمنی اور جاپان میں ایک معاہدہ ہوا تھا۔ کہ جاپان امریکہ کے مغربی ساحل اور تمام ایشیا میں اپنا اقتدار قائم کر سکتا ہے۔ جرمنی اس سے تعرض نہیں کرے گا۔

چٹاگانگ ۲۰ اپریل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ اس ضلع میں تمام منڈیاں سورج غروب ہونے سے قبل بند کر دی جائیں اور تمام لوگ اپنے گھروں کو چلے جائیں۔ شہروں سے نکل کر دیہات میں آباد ہونے والوں کو حکومت کی طرف سے ایک لاکھ روپیہ تقسیم کیا گیا ہے

چنگکنگ ۲۰ اپریل چین کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ دو دن کی شدید لڑائی کے بعد چینی فوجوں نے ینیان گیانگ پر قبضہ کر کے کئی ہزار چینی فوجوں کو جاپانیوں کے نرغہ میں آ جانے سے بچا لیا۔ اس لڑائی میں پانسو جاپانی سپاہی مارے گئے۔

کلکتہ ۲۰ اپریل۔ بنگال گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ اگر کبھی ہوائی حملہ ہو۔ تو اس کے دور ہونے کے بعد خوراک سے تعلق رکھنے والی اشیاء کی دوکانوں کا ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر کھل جانا لازمی ہو گا۔ ورنہ زبردست کھلوا دی جائیں گی۔ دوسرے کوئی شخص کلکتہ یا صنعتی علاقہ سے کوئی ضروری چیز اجازت حاصل کئے بغیر باہر نہیں لے جا سکتا۔ تیسرے آٹا کی تمام ملوں کے لئے لازمی ہے۔ کہ ہر ہفتہ اپنے سٹاک کی تفصیل حکومت کو بھیج دیں۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ لیبیا میں شدت کی گرمی پڑ رہی ہے۔ درجہ حرارت ۱۲۰ تک پہنچ گیا ہے۔ برطانی فوجیں دشمن کے اگلے مورچوں پر شدید گولہ باری کر رہی ہیں۔

سڈنی ۲۰ اپریل۔ وزیر اعظم آسٹریلیا نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جاپان رابول میں ہوائی جہاز اکٹھے کر رہا ہے۔ اس سے ہمارے ملک پر حملہ کا اندیشہ ہے۔ آسٹریلیا پر کسی وقت بھی کاری ضرب لگ سکتی ہے۔

برلن ۲۰ اپریل۔ مارشل پیٹاں نے جو تقریر براڈکاسٹ کی۔ اس میں کہا کہ یورپ کی نئی تنظیم میں موثر حصہ لینے اور مفید کام کرنے کے لئے میں اور لاوال پھر اکٹھے ہو گئے ہیں۔ فرانسیسیوں کی دانشمندی استقلال اور وطن پرستی ہمیں تمام خطرات اور مصائب پر غالب آنے میں مدد دیگی۔ آپ نئی گورنمنٹ کی پشت پر ایک فرد واحد کی طرح کھڑے ہو جائیں۔ لاوال گورنمنٹ مڈغاسکر پر امریکہ کو ہرگز قبضہ نہ کرنے دے گی۔

انقرہ ۲۰ اپریل۔ جرمنی کے نامہ نگاروں کا بیان ہے۔ کہ اس وقت تک جرمنی کے دس لاکھ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور اب وہاں مزدوروں کی سخت قلت ہے۔ ہٹلر غیر ممالک سے مزدور منگوانے کی کوشش میں ہے۔ ایک خاص ایلچی بخارسٹ بھیجا گیا ہے۔

مدراس ۲۰ اپریل۔ مدراس گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ شہر کی حفاظت کے لئے تمام ضروری تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ شہر کو فوج کے حوالہ کر دینے کی افواہ بالکل غلط ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ لوگوں کے نکل جانے کی وجہ سے آبادی اب صرف ⅕ حصہ رہ گئی ہے۔

واشنگٹن ۲۰ اپریل ایک جنگی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ امریکن فوج کے ایک مختصر سے دستے نے شمالی لوزان میں جاپانی چوکیوں پر کامیاب حملے کئے۔ گورے گیڈور پر بھی توپوں اور ہوائی جہازوں سے سخت بم باری کی گئی۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ ہٹلر کی ۵۳ ویں سالگرہ پر تقریر کرتے ہوئے گوئرنگ نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا۔ کہ بالشوزم کو مٹانے کے لئے یورپ کے تمام ملکوں نے جرمنی کا ساتھ نہیں دیا۔ اور کہا کہ جرمن بہادر اسے تباہ کر کے دم لیں گے۔

ٹوکیو ۲۰ اپریل۔ چین میں دس قوموں کے دو ہزار سے زائد باشندے جن میں برطانی اور امریکن بھی شامل ہیں۔ جلد وہاں سے روانہ کر دیئے جائیں گے۔ اس کے عوض اتحادی ممالک کے جاپانی باشندے جاپان روانہ کر دیئے جائیں گے۔

ماسکو ۲۰ اپریل۔ روسی گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جنوب مغربی محاذ پر انہوں نے دشمن کے بہت سے سامان جنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ میدان جنگ جرمن سپاہیوں کی لاشوں سے اٹا پڑا ہے۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جنرل میک آرتھر آسٹریلیا میں آسٹریلین، امریکن، ولندیزی اور کینیڈین فوجیں تیار کر رہے ہیں۔ اور جاپان کے خلاف زبردست جوابی حملہ کرنے والے ہیں۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ امریکہ کے چیف آف دی جنرل سٹاف جنرل مارشل اور مسٹر روزویلٹ کے خاص نمائندہ مسٹر ہیری ہاپکنز آج واپس امریکہ چلے گئے ہیں۔

دہلی ۲۰ اپریل مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کورٹ نے اپنے سالانہ اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسٹر جناح کو ایل ایل۔ ڈی کی اعزازی ڈگری دی جائے مولوی عبد الحق صاحب سیکرٹری انجمن ترقی اردو کو ڈاکٹر آف لٹریچر۔ اور نواب صدر یار جنگ کو دینیات میں ڈاکٹریت کی اعزازی ڈگریاں دی گئی ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیان پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی